گیس سلنڈر

گوہر رفیع شاذ
جناّ مارکیٹ، سوداگر پٹی روڈ، کشن گنج (بہار)

پیارے بچو! سائنس کے میدان میں آج دنیا جس طرح دن دونی اور رات چوگنی ترقی کررہی ہے وہ واقعی قابل تعریف ہے، لیکن اس ترقی یافتہ دور نے انسانوں کے لیے جتنی سہولتیں مہیّا کی ہیں وہ اتنی ہی زیادہ خطرناک بھی ہیں۔ جیسے سائیکل سے زیادہ تیز رفتار موٹر سائیکل، بس، ٹرک اور کار وغیرہ ہیں۔ اسی طرح ٹرین سے بہت کم وقت ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کرنے میں لگتا ہے، مگر جو جتنا تیز رفتار ہے وہ اتنا ہی خطرناک بھی ہے۔ کئی گھنٹوں کا سفر منٹوں میں طے کرنے والا ہوائی جہاز خدانخواستہ اگر حادثے کا شکار ہوگیا تو اس کے ایک بھی مسافر کو زندہ بچنے کی اُمید بہت ہی کم ہوتی ہے۔

بجلی بھی ہماری زندگی کے لیے بہت ہی مفید اور کارآمد شے ہے، لیکن وہ بھی قدم قدم پر خطرے سے خالی نہیں اور جب انسانوں نے سائنس کے ہر میدان میں کافی ترقی کی تو پھر بھلا وہ کھانے پکانے کے معاملے میں پیچھے کیسے رہ سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے لکڑی کی جگہ گیس چولہے کا استعمال کرنا شروع کردیا۔ گیس چولہے اور سلنڈر کے مارکیٹ میں آتے ہی سوکھی اور گیلی لکڑیوں کا جھمیلا جیسے ختم سا ہوگیا اور لکڑیوں کا استعمال جب بہت کم ہونے لگا تو پیڑ پودے بھی کم سے کم کٹنے لگے اور دھوئیں سے بھی کافی حد تک فضا کو نجات مل گئی۔ اس طرح زمین کے بڑھتے ہوئے درجۂ حرارت اور فضا کی آلودگی پر بھی کافی حد تک روک لگایا جاسکا اور وقت کی بچت بھی اچھی خاصی ہونے لگی، لیکن یہ گیس سلنڈر اور چولہے بھی حادثے کے معاملے میں کچھ کم خطرناک ثابت نہیں ہوئے۔ اس نے تو کتنی زندگیاں اور نہ جانے کتنے گھروں کو تباہ و برباد کرڈالا۔ لہٰذا حادثوں سے بچنے کے لیے تمام خطرناک چیزوں کی طرح اس کے استعمال میں پہلے سے بھی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں چولہا جلانے سے قبل ریگولیٹر اور پائپ کو ہمیشہ اچھی طرح چیک کرلینا چاہیے اور جہاں گیس چولہا ہو، یعنی باورچی خانے میں ایک استعمال کے سلنڈر سے زیادہ کبھی نہ رکھیں۔ ساتھ ہی ساتھ اگر ہو سکے تو گھر کے اندر جٹ کے دو چار موٹے موٹے بورے یا موٹے کمبل کا انتظام بھی ضرور رکھیں۔ تاکہ اتفاق سے اگر سلنڈر میں آگ لگ جائے تو انھیں پانی سے تر کر کے اس کے اوپر فوراً ڈالا جاسکے۔

ویسے سب سے پہلے کوشش تو یہ کرنی چاہیے کہ

سلنڈر کے منھ سے ریگولیٹر کو نکال کر اس پر فوراً اینٹ یا پتھر کے ٹکڑے کو رکھ دیا جائے۔ کیونکہ منھ کے اندر پن پھنسنے کی وجہ سے ہی کافی تیزی کے ساتھ گیس لیک کرنا شروع ہوجاتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ بڑے احتیاط سے اسے باہر نکال کر پاس کے میدان یا سڑک پر رکھ دینا چاہیے، مگر اس کے لیے وقت بہت کم ہوتا ہے۔ اس لیے ایسے حالات میں کافی سوچ سمجھ کر ہی احتیاط کے ساتھ قدم اُٹھانا چاہیے اور سب سے پہلے خواتین و بچوں کو گھر سے باہر نکال دینا چاہیے۔ کیونکہ جان بچی تو لاکھوں پائے اور گھر سے جو بھی باہر نکلیں وہ ''بھاگو گیس سلنڈر میں آگ لگ گئی ہے... بھاگو...'' کا شور مچاتے ہوئے باہر نکلیں۔ تاکہ پاس پڑوس کی دوسری خواتین اور بچے بھی ہوشیار ہوجائیں۔ صرف رونے دھونے اور چلّانے سے پڑوسی باہر بھاگنے کے بجائے حادثے کی جگہ الٹے دیکھنے چلے آتے ہیں کہ کیا ہوا ہے؟ اس طرح وہ بھی خواہ مخواہ اس کے شکار ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ جب گیس سلنڈر پھٹتا ہے تو وہ اپنے آس پاس کی بہت سی چیزوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ اس لیے وہاں خاص الخاص احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔

لیکن یہاں سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ اگر حادثے کے وقت گھر کے اندر صرف خواتین اور بچے ہوں تو انھیں کیا کرنا چاہیے؟ کیونکہ حادثوں کا کوئی متعین وقت نہیں ہوتا۔ چنانچہ ایسے حالات میں اگر آگ پر قابو پایا جاسکتا ہو تو انھیں ہر ممکن کوشش ناگزیر کرنی چاہیے۔ ورنہ بہتر تو یہی ہے کہ تمام بچوں کو اپنے ساتھ لے کر باہر نکل جائیں۔

آج سے تقریباً چار پانچ سال قبل کی بات ہے جب میں دوسری جگہ پر رہتا تھا۔ وہ رمضان شریف کا مہینہ اور آخری عشرہ تھا۔ مارکیٹ کے اندر ہر طرف کافی گہما گہمی تھی۔ درزی اور کپڑے کی دکانیں تو قریب دو بجے شب تک کھل رہتی تھیں۔ اسی درمیان ایک شب گیارہ بجے کے لگ بھگ میرے پڑوس کے مکان سے اچانک کئی خواتین کی چیخ و پکار سنائی دی۔ میں نے اپنے کمرے سے ہی وہاں کے حالات کو سمجھنے کی سعی کی، مگر بات کچھ بھی سمجھ میں نہیں آئی اور نہ ہی کسی کو اس مکان کی طرف میں نے دوڑتے دیکھا۔ شاید چور اور ڈکیتوں کے یکایک حملے کے ڈر سے لوگ رات میں جلد کسی کے گھر کی طرف جانے کی ہمت نہیں کرتے۔ جب کہ خواتین کے شوروغل آہستہ آہستہ بڑھتے ہی جارہے تھے۔ آخرکار میں نے کافی حوصلے کے ساتھ اس مکان کی طرف بڑھنے کا فیصلہ کیا اور جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ایک سلنڈر بہت تیزی کے ساتھ لیک کر رہا ہے اور اس کی آواز شب کی خاموشی کا جگر چاک کرکے ایک عجیب سی دہشت پیدا کر رہی ہے۔ میں نے فوراً ایک اینٹ کے ٹکڑے کو لیا اور اس کے منھ پر رکھ دیا۔ منٹوں میں اتنے گمبھیر معاملے کا حل نکل آیا اور تمام خواتین نے چین کی سانس لی۔

مگر اس جگہ سب سے اہم اور خاص رول اس دوشیزہ کا تھا جس نے دودھ گرم کرنے کے لیے ریگولیٹر کو

آن کیا تھا۔ ریگولیٹر آن ہوتے ہی سلنڈر سے کافی شور کے ساتھ گیس باہر نکلنا شروع ہو گیا تھا، مگر وہ گھبرائی نہیں اور نہ ہی اس نے چولہے کو جلانے کی سعی کی، بلکہ کافی سمجھداری سے کام لیتے ہوئے ریگولیٹر کی چابی کو بار بار آف کرنے کی کوشش کی۔ پھر بھی گیس کافی تیزی کے ساتھ نکلتا رہا۔ اس نے وہاں سے بھاگنے کے بجائے گھر کی دوسری خواتین کو آواز دی۔ اس طرح کئی خواتین نے مل کر پہلے ریگولیٹر کو سلنڈر کے منھ سے الگ کیا اور اسے اُٹھا کر لا کے آنگن میں رکھ دیں۔ باقی کا کام میں نے انجام دیا تھا۔ اتنے میں دکان بند کر کے گھر کے تمام مرد حضرات بھی تشریف لا چکے تھے۔ اس طرح ایک بہت بڑا حادثہ ہوتے ہوتے ٹل گیا تھا۔ چنانچہ گیس سلنڈر اور چولہے کو استعمال کرنے والی تمام خواتین کو بھی چاہیے کہ وہ ہمیشہ اسی طرح سمجھداری سے کام لیتے ہوئے ہر طرح کے حادثوں سے بچنے کی سعی کریں۔

لیکن بڑے دُکھ کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ۲۳/ اپریل ۲۰۱۸ء کی شام میں یہاں پہاڑی چوک پر ایک ایسا حادثہ ہوا تھا جو قریب چار گھروں کو بری طرح تباہ و برباد کر ڈالا تھا اور پانچ چھ اشخاص کو کافی زخمی بھی کیا تھا۔ ان میں ایک پندرہ سولہ سال کی نابالغ لڑکی قریب ساٹھ فیصد تک جل چکی تھی۔ آج بھی اس کا یہاں سرکاری اسپتال میں علاج چل رہا ہے اور اتنا بڑا حادثہ صرف تھوڑی سی ناسمجھی اور بے پروائی کی وجہ سے ہوا تھا۔ یعنی کچن میں استعمال کے سلنڈر کے علاوہ ایک پانچ لیٹر کا دوسرا بھی سلنڈر رکھا ہوا تھا اور اتفاق سے وہ بھی لیک کر رہا تھا۔ پانچ لیٹر کے سلنڈر کا چدر ویسے ہی کافی پتلا ہوتا ہے۔ اس پر ناسمجھی یہ کہ اسے بھی باورچی خانے میں ہی رکھا گیا تھا اور جب بڑے سلنڈر میں آگ لگی تبھی اسے فوراً باہر نہیں نکالا گیا تھا۔ بلکہ بالو کے ذریعہ کافی دیر تک آگ بجھانے کی کوشش کی گئی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ چھوٹے سلنڈر میں بھی آگ لگ گئی اور گرم ہوتے ہی وہ کسی طاقتور بم کی طرح پھٹ گیا۔ اس کے کچھ دیر کے بعد ہی بڑا سلنڈر بھی اس طرح پھٹا کہ کئی گھروں کے ساتھ ساتھ کئی اشخاص کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ یہ تو خدا کا کرم تھا کہ آس پاس کے زیادہ گھروں کو نقصان نہیں پہنچا تھا۔ ورنہ اتنے بڑے حادثے میں کچھ بھی ہو سکتا تھا۔

تو دیکھا بچو! ذرا سی غفلت اور لاپروائی کا نتیجہ کتنا بھیانک اور دردناک نکلا۔ جب کہ گیس آفس میں ہر سال ڈیڑھ سو روپیہ سلنڈر اور چولہے کو چیک کرنے کے لیے لیا جاتا ہے۔ پھر بھی اتنے بڑے حادثے ہوں تو یہ کتنی تکلیف دہ بات ہے؟ اور گھر کے گارجین کی بھی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ہر دو تین ماہ پر ریگولیٹر اور پائپ کو چیک کر لیا کریں۔ کیونکہ صرف تین چار سو روپیہ کی کنجوسی پر اگر اتنے بڑے حادثے ہوں تو یہ کافی شرم کی باتیں ہوں گی۔ ساتھ ہی ساتھ ہمیشہ گیس سلنڈر کو چیک کر کے ہی لیا کریں۔ تبھی اس معاملے میں ہر طرح سے احتیاط برتا جا سکتا ہے اور اس کی تباہی و بربادی سے بھی محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

OO